اخبارات و مجلات کی نظر میں

روزنامہ جنگ کراچی -۱۹/۱۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء

’’مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت ایک عظیم سانحہ ہے۔ اس سانحہ پر برصغیر پاک و ہند کے مسلمان ہی نہیں، بلکہ پورا عالم اسلام تڑپ اٹھا ہے۔ خصوصاً مسلم دنیا کے علماء، عربی و دینی مدارس کے اساتذہ اور اہل قلم و اصحاب دانش کے حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ مولانا کا شمار صرف اس برصغیر ہی کے نہیں، بلکہ عالم اسلام کے صف اول کے علماء میں ہوتا ہے اور پاکستان میں ان کی شہرت اور ہر دلعزیزی علماء و فضلاء کی مجلسوں سے نکل کر عامۃ الناس تک پہنچ چکی ہے۔ خصوصاً ختم نبوت کی تحریک میں مولانا نے جو اہم کردار ادا کیا ہے، اس نے پاکستانی عوام کے دلوں میں ایک گہرا نقش مرتسم کیا تھا......‘‘

روزنامہ جسارت کراچی -۱۹/۱۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء

’’مولانا نے زندگی بھر اتنا علمی اور تبلیغی کام کیا ہے کہ وہ ان کے لئے بہت وافر زادِ آخرت ہے۔ تاہم مولانا کو اپنی زندگی میں جو سب سے بڑی سعادت نصیب ہوئی وہ ہمارے خیال میں ان کی قیادت میں بے مثال تحریک ختم نبوت کا برپا ہونا اور اس کے نتیجہ میں نوے برس پرانا فتنہ قادیانیت کے بارے میں پہلی موثر انسدادی کارروائی کا عمل میں آنا۔ یعنی قادیانیوں کا آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانا۔ اس تحریک کے سلسلے میں مولانا کی عالمانہ اور قائدانہ مساعی کو مناسب خراج ادا کرنا ممکن نہیں......‘‘

روزنامہ امروز لاہور -۱۹/۱۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء

’’......ان کا شمار جید علماء، مفسرین اور محدثین میں ہوتا ہے۔ ان کی ساری زندگی اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت، قرآن حکیم کی شرح و تفسیر اور درس حدیث میں گذری۔ وہ اتحاد عالم اسلام کے پرجوش محرک اور داعی تھے۔ چنانچہ انہوں نے موتمر عالم اسلامی کے اجلاسوں میں شرکت کی اور وہ اس سلسلہ میں سعودی عرب، لیبیا اور مصر گئے۔ دین متین کی تبلیغ کی غرض سے یورپ کا بھی تفصیلی دورہ کیا۔‘‘

روزنامہ مشرق لاہور-۱۹/اکتوبر ۱۹۷۷ء

''......مرحوم بلاشبہ علم وفضل کا بحرِ بیکراں تھے۔ فقہی مسائل پر ان کی اتنی گہری نظر تھی کہ وہ بین المسلمین اختلافی مسائل کو انتہائی خوش اسلوبی سے حل کر دیتے تھے اور ہر فریق ان سے پوری طرح مطمئن وخوش نظر آتا تھا اور ان کی تشریح سے ہر فریق مطمئن ہو جاتا ہے۔ مرحوم کا شمار ان معدودے چند علمائے دین میں ہوتا ہے جنہیں بیرون ملک بھی مسلمہ حیثیت حاصل رہی ہے......''

روزنامہ نوائے وقت لاہور-۱۹/اکتوبر ۱۹۷۷ء

''......مولانا مرحوم نے اپنی عمر عزیز کے پچاس سال سے زیادہ عرصہ علمی تعلیمی اور اشاعت وتبلیغ دین کی نذر کیا۔ جن کا دین حق اور عشق رسول ﷺ سے گہرا تعلق ہے۔ خصوصاً شرح حدیث میں انہیں نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام میں ایک منفرد مقام حاصل ہے......''

روزنامہ ''آفتاب'' ملتان

مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے عظیم عالم تھے جن کے بارے میں موت العالم موت العالم کہا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی قرآن وسنت کی تدریس اور تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کر دی تھی۔

ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور

''......موت العالم موت العالم مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی دینی وملی خدمات ناقابل فراموش ہیں......انہوں نے اپنی پوری زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی تھی......''

ہفت روزہ ''زندگی'' لاہور

''......وہ ملت اسلامیہ کے خاموش سپاہی تھے۔ نام ونمود اور آن بان سے کوسوں دور، مگر اپنے کردار اور عمل کے لحاظ سے وہ دلوں کے بادشاہ تھے......''

ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور

''......مرحوم علمائے دیوبند میں ایک نمایاں اور ممتاز مقام کے حامل تھے اور اپنے علم وفضل، زہد وورع، دینی غیرت وحمیت اور دینی خدمات کی بناء پر ہر مکتب فکر میں قدر واحترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے......''

’’لولاک‘‘، فیصل آباد

’’سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر کہا گیا تھا کہ کہ ہر مرنے والے پر اس کے بچے یتیم ہوتے ہیں مگر عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین یتیم ہوگیا ہے۔ بعینہ بجا طور پر آج حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی وفات سے دنیائے علم وعمل یتیم ہوگئی ہے۔‘‘

پندرہ روزہ ’’تعمیرِ حیات‘‘ لکھنؤ

’’......مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی علم اور دین کی خدمت میں گزری اور موت بھی اسی راہ میں ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔‘‘

ماہنامہ ’’الرشید‘‘ لاہور

’’......بلا مبالغہ آج جامع الکمالات والمحاسن، عجیب وغریب حسنات کے مالک، عالم باعمل، حافظ الحدیث، مفکر اسلام، قابل مصنف، لائق مدرس، شفیق استاذ، ہر باطل کے مقابلہ میں مجاہد، اور حسنِ یوسف، سیرت یوسفی وسنت محمدی (ﷺ) کے حامل تھے۔‘‘

ماہنامہ ’’فاران‘‘ کراچی

مولانا بنوری مرحوم کی پوری زندگی علم دین سیکھنے اور سکھانے میں گزری ہے۔ ان کا شمار پاکستان اور ہندوستان کے اجل علماء میں ہوتا ہے......اس قحط الرجال میں مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات علم و اخلاق کا ’’

اخبارا